محترم جناب مفتی عبد الحمید ربانی صاحب

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں۔ مفتیان کرام

۲۰۲۲/۱/۹ ①

۲۰۲۲/۱/۱۳ ·

تاریخ روانگی ۷ جنوری ۲۰۲۲ء تاریخ واپسی

سوال

مفتی صاحب! ہمارے علاقے میں جب کوئی شخص فوت ہوجاتا ہے تو کچھ دیر بعد اسکو غسل دیتے ہیں۔ اور پھر دوبارہ جنازے سے پہلے ایک دو گھنٹے پہلے غسل دیتے ہیں۔ جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ پہلی دفعہ غسل دینا کافی ہے، تو اس کے جواب میں گھر والے کہتے ہیں، کہ اس پر جو لوگوں کے ہاتھ وغیرہ لگے ہیں، اس کی وجہ سے وہ غسل ختم ہوا، اس لئے دوبارہ غسل دیتے ہیں،

مفتی صاحب اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس طرح میت کو دو بار غسل دینا مستحسن ہے یا نہیں؟

تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں،

۱۳/۱/۱۴۴۳ھ

دار الافتاء

مستفتی: حافظ دلاور (کوھاٹی)

0334-8251826

ای میل dilawerkhan.afridi@gmail.com

0334-8251826

واپسی پتہ: ذیشان بک سیلر خیبر مارکیٹ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوھاٹ

بقلم بندہ عبید اللہ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ شریعت مطہرہ میں میت کو ایک دفعہ غسل دینا واجب ہے، لہذا صورت مسئولہ میں لوگوں کا میت کو ایک دفعہ غسل دینے کے بعد دوبارہ غسل دینے کا رواج شریعت مطہرہ اور تعامل امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، نیز اس میں میت کو دو دفعہ بے حجاب کرنا ہے، اور لوگوں کا یہ کہنا کہ "لوگوں کے ہاتھ لگنے کی وجہ سے پہلا غسل ختم ہو گیا اب دوبارہ غسل دیا جائے" بے بنیاد اور من گھڑت ہے، جس سے اجتناب لازم ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 197)

(ولا يعاد غسله ولا وضوءه بالخارج منه) لأن غسله ما وجب لرفع الحدث لبقائه بالموت بل لتنجسه بالموت كسائر الحيوانات الدموية إلا أن المسلم يطهر بالغسل كرامة له وقد حصل نهر وشرح مجمع.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 197)

(قوله: وقد حصل) أي الغسل وبطرو النجاسة بعده لا يعاد بل يغسل موضعها

الفتاوى الهندية (1/ 158)

والواجب هو الغسل مرة واحدة والتكرار سنة حتى لو اكتفى بغسلة واحدة أو غمسة واحدة في ماء جار جاز، كذا في البدائع.....فإن خرج منه شيء غسله ولا يعيد غسله ولا وضوءه ثم ينشفه بثوب كي لا تبتل أكفانه.

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (1/ 300)

وكذا الواجب هو الغسل مرة واحدة، والتكرار سنة وليس بواجب حتى لو اكتفى بغسلة واحدة، أو غمسة واحدة في ماء جار جاز؛ لأن الغسل إن وجب لإزالة الحدث - كما ذهب إليه البعض - فقد حصل بالمرة الواحدة كما في غسل الجنابة.

تحفة الفقهاء (1/ 240)

وَلَا يجب إِعَادَة الْغسْل وَلَا الْوضُوء بِخُرُوج شَيْء مِنْهُ وَعند الشَّافِعِي يُعَاد الْوضُوء

وَالصَّحِيح قَوْلنَا لِأَن الْغسْل وَالْوضُوء مَا وَجب لأجل الْحَدث وَإِنَّمَا عرفناه بِالنَّصِّ خلاف الْقيَاس وَقد وجد

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 569)

"وما خرج منه غسله" فقط تنظيفا "ولم يعد غسله" ولا وضوءه لأنه ليس بناقض في حقه "ثم ينشف بثوب" كيلا تبتل أكفانه

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد اقبال بن حسن (رنگونی)

دار الافتاء جامعہ دار الہدیٰ کراچی

10/جمادی الثانی/1443ھ

15/جنوری/2022ء

الجواب صحیح

حوالہ ۵۸۷۸

تاریخ ۳۳

۱۴۴۳/۶/۱۲ھ

المفتی عبد الجبار الربانی

رئیس دار الافتاء جامعہ دار الہدیٰ کراچی

گلستان جوہر بلاک نمبر ۶ کراچی

الجواب صحیح

صلاح الدین

۱۴۴۳/۶/۱۶ھ

دار الافتاء